

خطبہ (۱۵۱)

اسے اللہ کی طرف سے مہلت ملی ہے۔ وہ غفلت شعراوں کے ساتھ (تباهیوں میں) گرتا ہے، بغیر سیدھی را اختیار کئے اور بغیر کسی ہادی و رہبر کے ساتھ دیئے چھ سویرے تی گنگاروں کے ساتھ ہولیتا ہے۔

[ای خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

آخر کار جب اللہ ان کے گناہوں کا نتیجانہ کے سامنے لائے گا اور غفلت کے پردوں سے انہیں نکال باہر کرے گا تو پھر اس چیز کی طرف بڑھیں گے جسے پیٹھ دکھاتے تھے اور اس شے سے پیٹھ پھرائیں گے جس کی طرف ان کا رخ رہتا تھا۔ انہوں نے اپنے مطلوب سروسامان کو پا کر اور خواہشوں کو پورا کر کے کچھ بھی توفائد حاصل نہ کیا۔

میں تمہیں اور خود اپنے کو اس مرحلہ سے متنبہ کرتا ہوں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے کہ آنکھوں والا وہ ہے جو سنے تو غور کرے اور نظر اٹھائے تو حقائقوں کو دیکھ لے اور عبرتوں سے فائدہ اٹھائے۔ پھر واضح راستہ اختیار کرے جس کے بعد گھرھوں میں گرنے اور شبہات میں بھٹک جانے سے بچتا رہے اور حق سے بے راہ ہونے اور بات میں رد و بدل کرنے اور سچائی میں خوف کھانے سے گمراہوں کی مدد کر کے زیاں کارندے بنے۔

اے سننے والو! اپنی سرمستیوں سے ہوش میں آؤ، غفلت سے آنکھیں کھلو، اس (دنیا کی) دوڑ دھوپ کو کم کرو اور جو باتیں نبی اُمّیٰ کی زبان (مبارک) سے پہنچی ہیں ان میں اچھی طرح غور و فکر کرو کہ ان سے نہ کوئی چارہ ہے اور نہ کوئی گریز کی راہ۔ جو ان کی خلاف ورزی کرے تم اس سے دوسرا طرف رخ

(۱۵۱) وَمَنْ حُكْلَمَةً لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَ هُوَ فِي مُهْلَةٍ مِّنَ اللَّهِ يَهْوَى مَعَ الْغَفِيلِينَ، وَ يَغْدُو مَعَ الْمُذْنِبِينَ، بِلَا سَبِيلٍ قَاصِدٍ، وَلَا إِمامٍ قَائِمٍ.

[منہما]

حَتَّىٰ إِذَا كَشَفَ لَهُمْ عَنْ جَزَاءِ مَعْصِيَتِهِمْ، وَ اسْتَخْرَجَهُمْ مِنْ جَلَابِيبِ عَقْلَتِهِمْ، اسْتَقْبَلُوا مُذْبِرًا، وَ اسْتَدْبَرُوا مُقْبِلًا، فَلَمْ يَنْتَفِعُوا بِمَا أَدْرَكُوا مِنْ طَلْبَتِهِمْ، وَلَا بِمَا قَضَوْا مِنْ وَطَرِهِمْ. وَ إِنَّ أَحَدِرُكُمْ وَ نَفْسِي هُذِهِ الْمُنْزِلَةَ، فَلَيُنَتَّفِعَ امْرُؤٌ بِنَفْسِيهِ، فَإِنَّمَا الْبَصِيرُ مَنْ سَعَ فَتَفَكَّرَ، وَ نَظَرَ فَأَبْصَرَ، وَ انْتَفَعَ بِالْعِبَرِ، ثُمَّ سَلَكَ جَدَدًا وَاضْحَى يَتَجَنَّبُ فِيهِ الصَّرْعَةَ فِي الْمَهَاوِيِّ، وَ الضَّلَالَ فِي الْمَغَاوِيِّ، وَ لَا يُعِينُ عَلَى نَفْسِهِ الْغُواةَ بِتَعَسُّفٍ فِي حَقٍّ، أَوْ تَحْرِيْفٍ فِي نُطْقٍ، أَوْ تَخُوْفٍ مِنْ صِدْقٍ.

فَآفِقْ أَيُّهَا السَّامِعُ مِنْ سَكُرَتِكَ، وَ اسْتَيْقِظْ مِنْ غَفْلَتِكَ، وَ اخْتَصِرْ مِنْ عَجَلَتِكَ، وَ أَنْعِمْ الْفِكْرَ فِينَا جَاءَكَ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ عَلَيْهِ الْمَكَلَلَةُ مِمَّا لَأَبْدَ مِنْهُ وَ لَا مَحِيْصَ عَنْهُ، وَ خَالِفْ مِنْ خَالَفَ ذِلِكَ إِلَى

پھیر لو اور اسے چھوڑو کہ وہ اپنے نفس کی مرضی پر چلتا رہے۔ فخر کے پاس نہ جاؤ اور بڑائی (کے سر) کو نیچا کرو۔ اپنی قبر کو یاد رکھو کہ تمہارا راستہ وہی ہے اور جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے، جو ببوو گے وہی کاٹو گے، جو آج آگے بھیجو گے وہی کل پالو گے، آگے کیلئے کچھ تھیہ کرو اور اس دن کیلئے سروسامان تیار رکھو۔

اے سننے والو! ڈرود رو اور اے غفلت کرنے والو! کوشش کرو، کوشش کرو! تمہیں خبر رکھنے والا جو بتائے گا وہ دوسرا نہیں بتا سکتا۔ قرآن حکیم میں اللہ کے ان اٹل اصول میں سے کہ جن پر وہ جزا و سزا دیتا ہے اور راضی و ناراض ہوتا ہے، یہ چیز ہے کہ کسی بندے کو چاہے وہ جو کچھ جتن کر ڈالے دنیا سے نکل کر اللہ کی بارگاہ میں جانا ذرا فائدہ نہیں پہنچا سکتا جبکہ وہ ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت سے توبہ کئے بغیر مر جائے: ایک یہ کہ فرماض عبادت میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا ہو، یا کسی کو ہلاک کر کے اپنے غصب کو ٹھنڈا کیا ہو، یا دوسرے کے کئے پر عیب لگایا ہو، یا دین میں بدعتیں ڈال کر لوگوں سے اپنا مقصد پورا کیا ہو، یا لوگوں سے دو رُخی چال چلتا ہو، یا دو زبانوں سے لوگوں سے گفتگو کرتا ہو۔ اس بات کو سمجھو! اس لئے کہ ایک نظیر دوسری نظیر کی دلیل ہوا کرتی ہے۔

بلاشبہ چوپاؤں کا مقصد پیٹ (بھرنا) اور درندوں کا مقصد دوسروں پر حملہ آور ہونا اور عورتوں کا مقصد اس پست دنیا کو بنانا سنوارنا اور فتنے اٹھانا ہی ہوتا ہے۔ ط

غَيْرِهِ، وَ دَعْهُ، وَ مَا رَضِيَ لِنَفْسِهِ، وَ ضَعْ فَخَرَكَ، وَ احْطُطْ كِبْرَكَ، وَ اذْكُرْ قَبْرَكَ، فَإِنَّ عَلَيْهِ مَرَّكَ، وَ كَمَا تَدِينُ ثُدَانُ، وَ كَمَا تَرْعُ تَحْصُدُ، وَ مَا قَدَّمَتِ الْيَوْمَ تَقْدَمُ عَلَيْهِ غَدًا، فَأَمْهَدْ لِقَدِيمَكَ، وَ قَدِيمْ لِيَوْمِكَ. فَإِنَّحَدَرَ الْحَدَرَ أَيُّهَا الْمُسْتَمِعُ! وَ الْجِدَّ الْجِدَّ أَيُّهَا الْغَافِلُ! ﴿٦﴾ وَ لَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿٧﴾ . إِنَّ مِنْ عَرَّاءِ اللَّهِ فِي الدِّكْرِ الْحَكِيمِ، الَّتِي عَلَيْهَا يُبَثِّبُ وَ يُعَاقِبُ، وَ لَهَا يَرْضِي وَ يَسْخُطُ، أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ عَبْدًا . وَ إِنْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ، وَ أَخْلَصَ فِعْلَةً . أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا لَاقِيًّا رَبَّهُ بِخَصْلَةٍ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ لَمْ يَتْبُعْ مِنْهَا: أَنْ يُشْرِكَ بِاللَّهِ فِينَـا افْتَرَضَ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَتِهِ، أَوْ يَسْفِي غَيْظَةً بِهَلَاكِ نَفْسٍ، أَوْ يَعْرَ بِأَمْرٍ فَعَلَهُ غَيْرَهُ، أَوْ يَسْتَنْجِحَ حَاجَةً إِلَى النَّاسِ بِإِظْهَارِ بِدْعَةٍ فِي دِينِهِ، أَوْ يَلْقَى النَّاسَ بِوَجْهَيْنِ، أَوْ يَمْسِي فِيهِمْ بِلِسَانَيْنِ . إِعْقَلْ ذِلِّكَ فَإِنَّ الْمِثْلَ دَلِيلٌ عَلَى شَبَهِهِ.

إِنَّ الْبَهَائِمَ هُنَّا بُطْنُهَا، وَ إِنَّ السِّبَاعَ هُنَّا الْعُدُوانُ عَلَى غَيْرِهَا، وَ إِنَّ النِّسَاءَ هُنْ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ الْفَسَادُ فِيهَا.

إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ مُسْتَكِينُونَ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ
 مُشْفِقُونَ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ خَائِفُونَ.
 مُؤْمِنٌ وَهُوَ بَرٌ وَغُرُورٌ سَدَرٌ هُوَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ هَيْلٌ
 خَافِقٌ وَتَرْسَانٌ هُوَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ هَيْلٌ جُوَهْ رَاسَانٌ هُوَ
 --☆☆-- -----☆☆-----

م۔ مقصد یہ ہے کہ تمام شر و مفائد کا سرچشمہ وقت شہویر و وقت غضبیہ ہوتی ہے۔ اگر انسان وقت شہویر سے مغلوب ہو کر پیٹ بھرنا یا اپنا مقصد بنالے تو اس میں اور چوپائے میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا، کیونکہ چوپائے کے پیش نظر بھی پیٹ بھرنے کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہوتا اور اگر وقت غضبیہ سے مغلوب ہو کر بلاکت و تباہ کاری شروع کر دے تو اس میں اور درندے میں کوئی فرق نہ رہے گا، کیونکہ اس کا مقصد بھی یہی چیز ناچاڑنا ہوتا ہے اور اگر دونوں قوتیں اس میں کارفرما ہوں تو پھر عورت کی مانند ہے، کیونکہ عورت میں یہ دونوں قوتیں کارفرما ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ بناو سنگار پر جان دیتی ہے اور فتنہ و فساد کو ہوادینے میں اپنی وکشنوں کو برس کارکھتی ہے۔ البتہ مرد موم کبھی یہ گوارانہ کرے گا کہ وہ ان حیوانی خصلتوں کو اپنا شعار بنائے، بلکہ وہ ان قتوں کو دبائے رکھتا ہے۔ یوں کہ نہ وہ غزوہ و خود پسندی کو اپنے پاس پھینکنے دیتا ہے اور نہ خوف خدا کی وجہ سے فتنہ و شر کو ہوادیتا ہے۔

ابن ابی الحدید نے تحریر کیا ہے کہ حضرتؐ نے یہ خطبہ بصرہ کی طرف روانہ ہوتے وقت ارشاد فرمایا اور بصرہ کا ہنگامہ پھونکہ ایک عورت کے ابھارنے کا تیجہ تھا اس لئے چوپاؤں اور درندوں کی طبیعی عادتوں کا ذکر کرنے کے بعد عورت کو بھی انہی خصلتوں کا حامل قرار دیا ہے۔ چنانچہ انہی کے تیجہ میں بصرہ کی خوزیری جنگ ہوئی اور ہزاروں افراد بلاکت و تباہی کی لپیٹ میں آگئے۔

☆☆☆☆☆